اجمل کمال صاحب

۱۴اپریل کا نوشتہ ۳دن پہلے ملا ۔اس سے چند دن قبل "آج" کا تا زہ شمار ہ راہ کے شدائد کے نتیجے میں شکستوں سے چور پہنچا ۔لفافہ کٹا پٹا ،رسالے کے بیشتر صفحے مڑےتڑے ...اتنی نازک اور حسین سی شے ،اور اس کے ساتھ یہ زنا بالجر ...بس دل مسوس کے رہ گیا ۔اندرونی سرورق پر جہاں پناہ سرورق کے dominant رنگ کی چھوٹ اچھی accent پیدا کر رہی ہے۔پڑھنے کا سوال بعد میں اٹھے گاکہ ابھی ایک دو ماہ تک خاصی مصروفیت رہے گی ، ایسے دو تین ترجمے ضرور پڑھ لیے ہیں ۔واقعی اچھا انتخاب تیار کیا ہےآپ نے۔

براٹن اور اظہار کاظمی نے مل کر "آج"لگوایا ہے ۔ چنانچہ آپ براٹن کی جانب سے اس باب میں بے فکر ہوجائیے۔ان تلوں اتنا تیل نہیں ۔طاہر شبیر صاحب نے ابھی تک پیسے نہیں بھیجے ۔بھیجے تو مطلع کروں گا۔

مجھے آپ کا ۳۰مارچ کا خط نہیں ملا چنانچہ مجھے نہیں معلوم کہ اس میں آپ نے کیا کچھ لکھا تھا ۔مشرف علی فاروقی کے تراجم بھجوانے کا شکریہ۔میں نے ایک دو بار دیکھے ۔ ان کی انگریزی زیادہ ہی نستعلیق ہے ۔معلوم ہوتا ہے آپ ابھی ابھی نہا کر مکلّف علی گڑھ کٹ پاجامہ پہن کر باہر نکلے ہیں ۔سفیدی اور اس کے انعکاس کا یہ عالم ہے کہ اس نور علی نور پر مکھی بھی پر نہیں مار سکتی ،اس پر بیٹھنے کا پارا کہاں سے لائے۔زندگی میں میرا سامنا ایسے پاجاموں سے زیادہ ہوا ہے ۔جن کا کلف نکل (اتر)چکا ہو ،تھوڑے سے استعمال سے ان میں انسانیت کی رمق آگئ ہو ، یعنی وہ اندر کی ٹانگوں کے نقوش کو اپنے پر ابھارنے کے اہل بن چکے ہوں ۔بہر حال ایک دو بار ان تراجم کو الٹ پلٹ کر دیکھوں گا۔فی الحال ان سے تو جی نہیں لگا ۔

فارسی کہانیوں والا شمارہ تو آگیا ، اب ظاہر ہے اسے ملتوی کرنے کی بات کا اعادہ فضول ہے ۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ کا ارادہ ایک سے ذائد شمارے نکالنے کا ہے ۔ آپ نے کچھ فرمائشات کی تھیں جن کی طرف پچھلے مہینوں میں متوجہ نہیں ہو سکا تھا ۔سوچ رہا تھا کہ ذرا فرصت کا وقت آجائے تواس سلسلے میں کچھ کروں۔

کچھ عرصہ ہواا ٓپ نے فارسی کتابیں امریکا سے منگوانے کا ذکر کیا تھا ،اس لیےکہ انھیں براہ راست ایران سے پاکستان منگوانے کا آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں تھا ۔میں نے جوادی صاحب کی شرکت کا ذکر ہی context میں کیا تھا ۔یہ تو بڑی اچھی بات ہے کہ اس ضمن میں آپ کے مسائل حل ہونے لگے ہیں ۔ کل رات ممتاز امجد سے ایران بکس کے لفافے کا تراشہ نہیں برآمد ہوا ، حالانکہ خط میں آپ نے اسے بھیجنے کا ذکر کیا ہے ۔یا آپ رکھنا بھول گئے یاراستے میں نکل گیا ۔لفافے کے ایک سرے پر ۳ اسٹیپل لگے تھے ۔ اس سے گمان ہوتا ہے کہ دہانہ شاید پھٹ گیا ہو اور یہاں والوں نے اس پر اسٹیپل لگادیے ہوں۔صاحب آپ کو بہت جلد ی تھی ورنہ جو کتابیں آپ نے منگوائیں ہیں وہ بہت کم قیمت میں مل سکتی تھیں ۔ مجھے یاد آتا ہے کہ بزرگ علوی والی کتاب چند ماہ پہلے کہیں آدھی قیمت میں مل رہی تھی ۔خیر ہوسکتا ہے ایران بکس والوں نے ڈاک کے علاوہ handling کے پیسے لیے ہوں ۔ ویسے آپ کو ساری کتابیں حفاظت سے مل گئیں نا؟ ایک بات کاخیال رکھیے: چوں کہ میری فشرمین والی کتاب 3continents Press سے چھپ چکی ہے ۔ مجھے ان کی ہر مطبوعہ کتاب ۴۰ فیصد رعایت پر مل سکتی ہے۔

زینت کو نئی ملازمت مبارک ہو! ان سے پوچھیے کہ میری Fear & Desire، جو آکسفورڈ کی نئی دہلی کی شاخ نے ری پرنٹ کی ہے۔وہاں پہنچ گئی ہے ۔

Penguinوالوں نے مجھ سے پاکستانی کہانیوں کا ایک انتخاب تیارکرنے کے لیے کہا ہے ۔اس میں کل پندرہ کہانیاں ہوں گی ، گو ترجمے ۲۰کے دینے پڑیں گے ۔ تاکہ آخری انتخاب ان کے ادارے والے کرسکیں ۔وہ لوگ اس بات پر راضی ہوگئے ہیں کہ زیادہ حصہ اردو کہانیوں کا ہو۔لیکن سندھی ، پنجابی اور پشتو سے بھی کم ازکم ایک ایک ہو ۔کیا آپ سندھی اور پنجابی کی دو تین بہترین کہانیوں کی نشان ندہی کرسکتے ہیں ؟ اور ایسےلوگوں کی بھی جو ان کا گوارا انگریزی میں ترجمہ کرسکیں ۔ اردو والے حصے کے سلسلے میں کوئی مشورہ دینا چاہیں تو مجھے بھی دیں ۔اس بات کا خیال رہے کہ الفاظ زیادہ طویل نہ ہو اور انگریزی قالب میں آکر اپنا تاثر کم نہ ہونے دے۔

"گم شدہ خطوط" آ پ نے میر مسعود کو بھجوادی ہوگی؟

کیا YATRA پاکستان آتا ہے؟ آپ نے دیکھا ؟یہ GRANTA سے ملتی جلتی چیز ہے ۔ ایک لحاظ سے یہ ہندوستان "گرنٹا" کہا جاسکتا ہے۔ یہ بات آپ ابھی دوسروں کو نہ بتائیے گا ، لیکن YATRA کے چیف ایڈیٹر نے مجھے رسالے کی ایڈیٹوریل کمیٹی میں شریک ہونے کی دعوت دی ہے ۔ میرا خیال ہے کہ اگر انھوں نے میری شرائط مان لیں تو میں سب سے پہلے میر مسعود ، حسن نظر وغیرہ پر توجہ دوں گا۔اس کے بعد بعض نئے ہندوستانی لکھنے والوں پر (انور خان ،سلام بن رزاق ،علی امام نقوی)۔خیر یہ تو بہت دور کی باتیں ہیں ۔میری طبیعت تو پہلے یکسو ہو۔

اگر افضال سید ،آپ ،انور حسین رائے ،عذرا عباس ،تنویر ،ثروت حسن وغیرہ ،چاہتے ہیں کہ میں ان کی تاریخ ولادت کے لیے عاجزی سے فرد اَانھیں لکھوں ، تو میں تیار ہوں ۔ لیکن ان کے لیے کون بھیجےگا؟ تو اجمل کمال صاحب ،آپ کس تاریخ کو اس دنیا میں وارد ہوئے؟احمد علی کی صحیحتاریخ کے سلسلےمیں اب زحمت نہ فرمائیے گا ۔وہ میں نے حاصل کرلی ہے ۔

سنا ہے مظفر علی سید کافی بیمار رہے لیکن رو بصحت ہیں ...کیا آپ کے پاس ان کا وہ کالم ہے جو انھوں نے میر مسعود پر لکھا تھا ؟

میں نے خالد سہیل اور بیدار بخت کو پچھلے ہفتے "آج" کی خریداری کی تجزیہ کے لیے فون کیا تھا ۔دونوں نے اثبات میں جواب دیا ۔ابھی پیسے نہیں آئےافتخار نسیم نے ۲سال پہلے ایک سال کا جرمانہ بھیجا تھا اور پچھلے سال یاد دہانی کا کوئی نوٹس نہیں لیا ۔امید ہے آپ نے ان کا سبسکرپشن موقوف کرایا ہوگا ۔آپ فاروق کو لکھیے کہ وہ بھی خریدار بنوانے کے لیے کچھ دوڑ دھوپ کرے ۔نستعلیق کے استعمال سے پرچے کی فروخت میں کتنا اضافہ ہوا؟"گمشدہ خطوط " کی فروخت کا کیا حال ہے ؟کچھ کاپیاں بکیں ؟

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔

والسلام

مخلص

۲۱ اکتوبر کا نوشہ ۴روز ہوئے ملا ۔اس سے قبل بڑے بھائی کے خط سے معلوم ہوگیا تھا کہ رقم انھوں نے آپ کو بھجوادی ہے ۔بھائی آپ نے انھیں رسید بھیج دی تھی ؟

"گمشدہ خطوط" کے سرورق کے سلسلے میں میرا ذہن بلکل ماؤف ہو کر رہ گیا ہے ۔ سارا کام اس تیزی سے ہوا کہ اس طرف توجہ سینے کا موقع نہ مل سکا۔بہرحال ،مجھے آپ کی مجوزہ دونوں صورتوں میں پہلی بہتر معلوم ہوتی ہے۔یعنی باہر بھی وہی صورت اختیار کی جائےجو اندر ہر مضمون کے شروع میں اختیار کی ہے۔کتھئییا نیلا ،جو رنگ آپ کو بہتر نظر آئے ،استعمال کرلیجیے۔رہا وہ ایرانی اسکیچ،تو اس کے حساب سے سرورق کی کمپوزیشن میرے ذہن میں صاف نہیں۔اس لیے کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا۔پھر اس اسکیچ نے زیادہ متاثر بھی نہیں کیا۔

آپ نے اکرام اللّٰہ کے سلسلے میں وضاحت کردی ،چلیے بات ختم ہوئی۔

آپ بڑے شوق سے کتابیں ہی منگوایئے۔لیزر پرنٹر کا خیال مجھے یوں آیا تھا کہ ابھی چند ماہ پہلے آپ نے ذکر کیےا تھا ۔آپ کی بات بلکل معقول ہے ۔جس چیز کا استعمال ۳ماہ میں ایک بار ہو ، اسے خریدنے کا فائدہ ؟

"لٹریچر ایسٹ اینڈ ویسٹ" کا جو شمارہ میرے پاس ہے وہ Major voice in Contemporary Persian Literature Vol. xx(1976)ہے ۔اسے Michell C. Hillmannنے ایڈیٹ کیا ہے ۔اس پر ایڈیٹوریل کرس پانڈینس کے لیے جو پتادیا گیا ہے ،وہ یہ ہے :Literature Earl and West , Box 8107, University Station, Austin, Texas 78712 مجھے PDMS والوں سے لمبی چوڑی توقعات کبھی نہیں تھیں ۔آپ نے جس بے تکلفی سے ان لوگوں کا فیکس استعمال کرنے کے لیے لکھا تھا۔اس سے اشتیاہ راہ پاگیا کہ شاید اب یہ لوگ آپ کی بات سننے کے اہل ہوگئے میں اصل میں فاصلہ ہونے کی وجہ سے صحیح تعلقات اور نزاکتوں کا کماحقہ علم نہیں ہو پاتا ۔الغرض اس سلسلے میں اب آپ کو شکایت نہیں ہوگی۔

پچھلے سے پچھلے ہفتے فہمیدہ ریاض یہاں آئی ہوئی تھیں ۔ان کا لیکچر رکھا تھا۔شام کو گھر پر استقبالیہ ۔اس میں وہ دیر تک اپنی نظمیں سناتی رہیں ۔اچھا وقت گزرا۔اب تو ان کی مہربان کی حکومت آگئی ہے ۔شاید انہیں بھی کسی عہدے پر بلالیا جائے۔

ثروت حسین اب کیسے ہیں ؟میرا سلام۔

آپ کا

۲۱ اکتوبر ۱۹۹۳

میمن صاحب ۔۔۔۔

فون پر میں نے آپ کے ۸ستمبر اور ۶اکتوبر کے خطوں کے پہنچنے کی اطلاع دے دی تھی ۔ اس کے دو روز بعد آپ کے بھائی صاحب کی طرف سے دس ہزار روپے کا چیک موصول ہوا اور کل آپ کا ۷اکتوبر کا خط بھی پہنچ گیا ۔دوسری طرف "آج"کا شمارہ پریس میں جا چکا ہے اور دو ایک دن فرصت کے ہیں۔اب میں سکون سے آپ کے خطوں کی جواب طلب باتوں کی طرف متوجہ ہوسکتا ہوں۔"گم شسہ خطوط "کے صفحات کی فلمیں بن چکی ہیں ۔صرف شروع اور آخر کے چند صفحات کا نیا پرنٹ آؤٹ حاصل کرنا ہوگا۔شروع میں سنگ میل کا نام آتا ہے ۔اور آخر میں آپ کی دیگر تصانیف کی فہرست کو درست کرنا ہے ۔سرورق کے سلسلے میں میرے ذہن میں دو باتیں آتیں ہیں۔

۱) یہ جو صورت آپ نے ہر مضمون کے شروع میں اختیار کی ہے اسی کو باہر بھی اختیار کیا جائے اور اس میں دو رنگ (مثلاَچاکلیٹی اور اس کا کوئی ہلکا شیڈ یا نیلااور اس کاکو ئی ہلکا شیڈ ) استعال کیے جائیں۔بیچ کی پٹی سفید رہے گی اور تین رنگوں کا تاثر پیدا ہوجائے گا ۔(۲) مجھے ایک ایران رسالے میں سے ایک اسکیچ حاصل ہوا تھا ۔ مگر ہم اسے "آج" سہ ما ۱۹۹۲کے صفحہ ۱۶۳پر استعمال کرچکے ہیں ۔البتہ زینت کا خیال ہے کہ اس کا رزلٹ کچھ اچھا نہیں آیا تھا اور اسے سرورق پر استعمال نہیں کرنا چاہیئے ۔ اب آپ کو دکھائی دے تو وہ بھی بتائیے گا ۔آپ اس کی اطلاع نومبر کے آخر تک دے سکتے ہیں کیوں کہ میرا ارادہ کتاب کو دسمبر کے پہلے ہفتے میں پریس بھیجنے کا ہے۔

سنگ میل کے حساب کے سلسلے میں آپ کا اکرام اللّٰہ صاحب سے بلکل بے جا ہے ۔ شاید میرے لکھنے سے غلط فہمی پیدا ہوئی ۔اکرام صاحب نے اس بات کی اطلاع دی تھی کہ سنگ میل والے ایسا کہ رہے تھے اور یہ کہ آپ کو مطلع کردیا ہے ۔انھوں مجھ سے کسی طرح کا مطالبہ نہیں کیا تھا بلکہ میں نے ازخود انھیں لکھا تھا کہ آپ کے کچھ پیسے میرے پاس رکھے ہیں اور میں آپ سے اجازت لے کر سنگ میل والوں کو ادائیگی کرسکتا ہوں ۔

فارسی کہانیوں کے سلسلے میں یہ بات کہنے کا جواز نہیں ہے بھر میں کوئی لائبریری ایسی نہیں جہاں یہ کتابیں موجود ہوں۔ میں نے تلاش ادا نہیں کیا ہے ۔ ممکن ہے لاہور میں سے بعض کتابیں دستیاب ہیں ۔کہانیوں متن میں امریکا سے منگوانے کا خیال اس مفروضے سے پیدا ہواتھا کہ موئید صاحب چوں کہ کچھ عرصہ پہلے انھی کہانیوں پر کام کرچکے ہیں اس کا عجب کہ ان سب کی زیرو کس کا بیان ان کے پاس ایک فائل میں لگی ہوئی ہوں۔ اب معلوم ہو گیا کہ ایسا نہیں ہے ۔انہیں لائبریری سے کتابیں نکلوا کر کاپیاں کرانے کی زحمت سینے کی میری نیت نہیں تھی اور اب بھی نہیں ہے ۔نعیم صاحب نے کمال مہربانی سے یہ کام کرنے کی پیش کش کی ہے مگر نہیں کر رہا ہوں کہ انھیں بھی زیر بار نہ کروں ۔میں نے ایران میں بھی ایک صاحب کو لکھا ہے اور یہاں بھی ذاتی کتب خانوں تک رسائی پانے کی کوشش ہے ۔خرمی صاحب نے چوں کہ ازخود رابطہ قائم کرکے تعاون کی پیشکش کی ہے اس لیے انھیں ان کہانیوں اور کتابوں کے نام لکھ بھیجے ہیں ممکن ہے کام کرسکیں ۔ایرانیوں سے رابطہ قائم کرنے میں بھی خیال یہ تھا کہ ان کی ذاتی کتب خانوں میں ان میں سے کچھ کہانیاں مل سکیں منیر صاحب اس معاملے میں مدد کرنے سے قاصر ہیں ۔بہر حال کچھ نہ کچھ ہورہے ہیں فکر نہ کریں ۔

امریکا میں لوگوں کی عدیم الفرصتی کے بارے میں آپ بلکل درست ہیں اور میری سمجھ میں آتی ہے خود میری بھی زندگی بھی فاسٹ لین میں گزر رہی ہے اور فرصت کے لیے شا ذو نادر ہی آتے ہیں ۔وہاں کے لوگوں کی مصروفیت مجھ سے کم ازکم دوگنی تو ضرور ہوگی۔

وسائل کی کمی نے مجھے کبھی پریشان نہیں کیا ۔یعنی اس قدر پریشان نہیں کیا کہ اپنے منصوبوں کو ترک کردوں۔یہ اچھی بات ہے کہ ایران اور عرب کے ادب کے ترجمے بڑی تعداد میں شائع ہورہے ہیں میں ان سے باخبر رہنا چاہتا ہوں ۔اور ان میں سے بعض منتخب کتابیں حاصل بھی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کی توجہ اور عنایت سے "آج"کے کچھ خرید ار بن گئے ہیں اور کچھ رقم جمع ہوگئی ہے ۔اس رقم کا بہترین استعمال کتابوں ہی میں ہو سکتا ہے ۔لیزر پرنٹر خریدنے کا ارادہ تب ہی کرنا چاہیے جب ہم اسے مناسب حد تک مصروف رکھنے کے قابل ہوں ۔تین مہینے میں ایک دن استعمال کرنے کےلیے اتنی مہنگی چیز خریدنا معقول بات نہیں ۔ جبکہ پرنٹ آؤٹ لینے کی سہولت باہر موجود ہو۔

"لٹریچر ایسٹ اینڈ ویسٹ " کا پتا میرے پاس نہیں ہے ۔اگر آپ کے پاس آسانی سے دستیاب ہوجائے تو لکھ دیجئے گا۔آپ کی تجویز معقول ہے کہ اگرکوئی چیز لوگوں کی نظر سے گزرے تو وہ اس کی کاپی کراکر مجھے بھیج دیا کریں ۔مگر یہ کام کرنے کے لیئےکس کو لکھوں ؟اور پھر عدیم الفرصتی کامسئلہ بھی تو ہے۔

پاکستان میں چھپی ہوئی ہارڈ باؤنڈ کتابوں کے بارے میں آپ کا اعتراض درست ہے ۔یہ جلدیں اتنی اچھی اور مضبوط نہیں جتنی امریکا یا یورپ میں چھپی ہوئی کتابوں کی ہوتی ہے ۔وجہ یہ ہے کہ یہاں کتابیں اتنی قابل رحم حد تک کم تعداد میں شائع کی جاتی ہیں کہ مشینی بائنڈنگ کرانے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا ۔بہر حال دستی جلد بندی سے جس قدر خوبصورتی اور مضبوطی حاصل کی جاسکتی ہے اس کا انتظام ہو جائے گا میرے پیش نظرمثال کے طور پر تاریک گلی کی جلد بندی ہے جو پاکستان کے لحاظ سے ٹھیک ہے ۔

یہاں کے ڈاک خانے والوں کی واقعی کوئی کل سیدھی نہیں بہرحال یہی کیا کہ ہے کہ خط پہنچ جاتا ہے ۔ دوسری طرف سننے میں آرہا ہے کہ اگلے ہفتے سے ڈاک کے نرخ مزید چالیس فیصد بڑھنے والے ہیں یعنی ایک سال میں دوسری بار ۔صرف ڈاک خانے پر موقوف نہیں، یہاں تمام پبلک utilities کا یہی عالم ہے ۔نرخ اور کارگردگی کو ایک دوسرے سے بلکل غیر متعلق سمجھا اور رکھا جاتا ہے۔

PDMS والوں کے سلسلے میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔وہ یہ کہ میں اور زینت ان کے معاملات میں ملوث ہونے سے قطعی قاصر ہیں ۔ان سے تبادلئہ خیالات آپ کو براہِ راست ہی کرنا ہوگا۔ خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔

یہ خط اچھا خاصامفصل ہونے کے باوجود خاصا بزنس لائک ہے ۔ وجہ ایک کہ یہ ہے بہت سی جواب طلب باتیں جمع ہوگئی تھیں جن پر توجہ رکھنا مقدم تھا ۔ دوسری وجہ یہ کہ میں یہ خط دفتر میں کھانے کے وقفے کے دوران لکھ رہا ہوں۔

معذرت خاتم کر دو تین روز سے بخارآرہا ہے ۔ زینت خاصی مسروف زندگی گزاررہی ہے ۔ دونوں کو آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے ۔

ثروت حسین اب گھر منتقل ہوتے ہیں ۔ امید ہے کہ مصنوعی پیر لگا کر چلنے پھرنے کے کسی حد تک قابل ہوسکیں گے ۔ہر جمعے کو ان کے گھر جانا ہوتا ہے ۔

تنویر انجم سے بات کر کے ان کا جواب آپ کو لکھوں گا۔AUS پر تفصیلی رائے ابھی ایک آدھ ہفتے اور ادھار رہے گی ۔

امید ہے کے آپ خوش و خرم ہوں گے ۔

آپ کا اجمل کمال

۷اکتوبر ۱۹۹۳

اجمل کمال صاحب

آگے پیچھے آپ کے ۲ خط ملے ۔ ایک کا جواب کل لکھ چکا ہوں ۔ حضرت "گمشدہ خطوط " کی اشاعت سے متعلق جو چار options آپ نے لکھ بھیجی ہیں ان کا شکر یہ ، لیکن میری تو سمجھ میں نہیں آتا کہ کسی کا انتخاب کروں ۔ آپ نے لکھا ہے تیسری option ، جو آپ مارکیز والی کتاب پر آزما چکے ہیں ۔اس کے نتائج تسلی بخش رہے ہیں ۔تو بسم اللّہ ، آپ یہی آپشن استعمال کیجئیے ۔مجھے صر ف ایک وضاحت درکار ہے ۔ وہاں کے ہارڈکور خاصے پھسپھسے ہوتے ہیں ۔ آپ اپنا اطمینان کر لیجئیے گا۔میرادماغ ان دنوں ماؤف ہے ۔ اور پھر مجھ میں فوری کوئی فیصلہ کرنے کی صلاحیت بھی نہیں ۔ سرورق کے ڈزائن کے بارے میں کیا خاک مشورہ دوں !آپ کے ذہن میں اس حوالے سے جو کچھ آیا ہو ، لکھئیے: ممکن ہے اس طرح میرے ذہن کومہمیز لگے اور چل پڑے ۔ میں نے پچھلےہفتے بڑے بھائی کو لکھا ہے کہ بیس ہزار روپے کا چیک یا ڈرافٹ آپ کو نارتھ کراچی ٹاؤن شپ کے پتے پر بھیجدیں ۔دیدہ باید!اُن کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ۔ماہ ڈیڑھ ماہ پہلے آپریشن ہوا تھا ۔ اس لیے ممکن ہے کام ہوتے ہوتے کچھ وقت نکل جائے۔ آپ اگر مکن ہو تو کتاب کا کام شروع کرادیں۔اول آخر آپ کو پیسے مل ہی جائیں گے۔

یہاں ایرانیوں جم غضیر ہے اور میں کئی ایک سے واقف ہوں ،بلکہ اگلے ماہ ان میں سے بیشتر سے کانفرنس میں ملاقات بھی ہوگی ؛لیکن جو کام آپ کرانا چاہتے ہیں وہ مشکل ہی سے کوئی کرسکے گا۔کتابیں ڈھونڈنا ،پھر Xeroxکرانا، یہ وقت طلب کام ہے اور یہاں لوگوں کے پاس وقت کم ہوتا ہے ۔ وہاں بیٹھ کر یہ بات ذرا مشکل ہی سے سمجھ آسکتی ہے ۔

"لٹریچر ایسٹ اینڈ ویسٹ " میں باقاعدگی سے نہیں پڑھتا ۔ کبھی کبھی عربی یا فارسی ادب پر خاص نمبر نکل آتاہے ۔ اگر آپ کے ذکی صاحب کو پیسے درکار ہوں تو بھیجدوں گا ۔ لیکن یہاں جو ان دنوں کتابوں کی قیمت ہے ، وہ جلد آپ کے ٹاٹ گنجی کردے گی ۔اگر آپ کتابوں کی خرید دو تین سال کے لیے ملتوی کردیں تو ممکن ہے کہ اتنی رقم جمع ہو جائے کہ دو تین سال میں اپنا لیزر پرنٹر خریدنے کے قابل ہوجائیں۔ ویسے آپ کی مرضی ۔

آپ کے خط میں دوایک اور باتیں بھی ہیں جن کے ارے میں سو تین میں لکھوں گا ۔ فی الحال آپ تنویر انجم سے مل کر یا فون کرکے پوچھیے کہ ان کا پی ایچ ڈی کا عقالہ اردو لسانیت پر تھا؟اثبات کی صورت میں کیا وہ اس کا کوئی Self -Contained باب ہمارے AUS میں چھپوانا چاہیں گی؟ یہ محض دعوت ہے ، باب شائع کرنے کا وعدہ نہیں ۔ ظاہر ہے اشاعتی فیصلہ ہوا ، دیکھ کر ہو سکتا ہے ۔میں نے کل والے خط میں ایپل کے لیپ ٹاپ کمپیوٹر Power book 165 کے خریدنے کی اطلاع دی ہے آپ ذرا عارف حسام سے پوچھے گا کہ کیا وہ اس کی لسانیت سے اپنی سوفٹ وئیر میں ردو بدل کرینگے ۔

میں آپ کا دیا ہوا فیکس نمبر استعمال کروں گا ۔ اب دیکھئیے کامیابی ہوئی بھی ہے یا نہیں ۔ آپ فیکس کے ملتے ہی رسید خط ضرور اور بھیجدئیجےگا۔ والسلام

۷اکتوبر ۱۹۹۳ اجمل کمال صاحب

وہ جو چند باتیں آج کے فیکس میں لکھنے سے رہ گئیں،یہ ہیں :

صاحب نے میرا اپنی کتاب پر تعارف لکھواتا ہوں نہ اس کی اعزازی کاپیاں بانٹنے کے حق میں ہوں ۔ چنانچہ دو چار دوستوں کو چھوڑکر (اور یہ زیادہ تر ہندوستان کے دوست ہیں ، مثلأ: انور خان ، وارث علوی ، محمود ایاز ، شمیم حنفی ، منیر مسعود وغیرہ)۔میرا دل تو نہیں کرتا کہ کتاب ایسے دوستوں اور دشمنوں کو عذت دی جائے جو اسے خریدنے کے اہل ہیں ۔آگے آپ جانیں ۔اسی طرح میری کتاب پر تبصرہ کون کرے گا؟آصف ، تو ٹھیک ہے ایک جلد اسے دیدیجئے گا ۔"آوارگی "پر جو مجھے بہت پسند ہے ، کتنے تبصرے نکلے ؟سہیل احمد خان نے خود ہی لکھا کہ ضرور تبصرہ کرکے "محراب "میں چھپائیں گے ؛ابھی تک تو انھیں فرصت ملی نہیں ۔تو جناب یہ جو ۱۰۰ کاپیاں آپ نے اس کارخیر کے لیے وقف کی ہیں ،ان کا جواز ،میری میری دانست میں ،مشکل ہی سے نکلتاہے۔

جب آپ اپنی مطبوعات تقسیم کاروں کو ۵۰ فیصد کمیشن پر دیتے ہیںتو قیمت وصولیاں پر ادا ہو جاتی ہے یا کتابوں کے بکنے پر سی جاتی ہے ؟

ننگی کیا نہائے گی ،کیا نچوڑوگی ! میں کتاب پر آپ کے پیسے خرچ کراکے خدا کو کیا منہ دکھاؤنگا!لیکن :اور کوشش کی جائے کہ آپ کی آئیندہ کتابیں اسی کتاب کی واپسی آنے والی رقم سے شائع ہوں " والد جملہ بڑا خوف ناک ہے ۔یا اگر خوف ناک نہیں تو اس کا مفروضہ صدق محل نظر ضرور ہے ۔کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک !والد مضمون ہے ۔بہرحال ،آپ نیک اندیشی سے کام لے رہے ہیں ۔ یہی کافی ہے ۔

آپ کے پیش نظر وہاں کا نظر نامہ ہے۔ابھی حضرت آپ کو ترجمے چھاپنے ہیں ۔چھاپ ماریے ۔یہاںوالوں کو involve کریں گے تو حقوق اور اجازت کے قضیے اٹھیں گے۔میری مانیں تو اس بات سے جل رہی ہیں کہ پورے پاکستان میں ایک لائبریری بھی ایسی نہیں جہاں آپ کو جدید فارسی ادب دستیاب ہوسکے ۔

ایک اور چیز :چادر دیکھ کر پیر پھیلائیے ۔ ہمارے ذرائع ہی کیا ہیں ۔ میں آپ کو حرف اس احساس سے نہیں لکھتا کہ ناحق دل دوس کر رہ جائیں گے، ورنہ یہاں ہر ما ہ ہی دو چار کتابیں عربی اور فارسی ادب کی یا اس سے متعلق شائع ہوتی رہتی ہیں ۔ یورپ میں الگ ۔اب کیا کیا خریدیں گے ۔

"لٹریچر ایسٹ اینڈ ویسٹ " کے Subscription اور سل چسپی کے بیک اشوز کے لیے آپ رسالے کے دفتر لکھ کر معلوم کیجئیے۔پیسے میں وقت آنے پر بھیجدوں گا۔ لیکن یہاں تو آئے دن اس قسم کی چھیزیں چھپتی رہتی ہیں ۔میرے خیال میں یہ بہتر رہے گا کہ آپ اپنے احباب کو جو ملک سے باہر ہیں یہ ہدایت کردیں کہ کوئی اچھی تحریر پڑھنے پر (کسی رسالے وغیرہ میں )اس کا Xerox آپ کو بھیجدیا کریں ۔ اور آپ کو بھی پسند آجائے تو ترجمہ کر لیا کریں یا کروالیا کریں۔ کیا خیال ہے ؟

آپ کےدوسرے خط کے لفافے پر Registered ٹائپ کیا ہوا ہے ۔ اس پر ڈاکئہ نے کا ہی حیثیت سے اندراج بھی ہے ،لیکن ڈاکیا عام خط کی طرح ڈال گیا۔ یعنی دستخط ضروری نہیں سمجھے گئے ۔ لفافے پر ۱۱ روپے کے ٹکٹ ہیں ۔ اس سے پچھلا جو رجشٹرڈ نہیں تھا ، اس پر ساڑھے بارہ روپے کے ٹکٹ یا بلکہ مشینی ٹکٹ تھا ۔ جانے کیا مقصد ہے ؟ پھر یہ بھی کہ پچھلے خط میں ایک ورق تھا ، اس دوسرے سے دو برآمد ہوئے آوے کا آ وا ہی ٹیڑھا ہے ۔ آپ ملک کا ... عشرت حسین ، معظم صدیقی ، تحسین صدیقی ، برائن سلور ، فاروق حسن ، انور خواجہ ، افتخار نسیم کو "آج " Subscription کی معیاد ختم ہونے پر نہ بھجوائں کہ ان لوگوں نے پرچہ دوبارہ جاری نہیں کرایا ہے ۔

۶ اکتوبر ۱۹۹۳ء

اجمل کمال صاحب

۲۵ ستمبع کا خط موصول ہوا ممکن ہے وہ خط جس میں ندا رضا کا پتا اور حشمت موئید صاحب کے خط کی نقل تھی اب آپ تک پہنچ گیا ہو گا میں نے آپ کو ۸ ستمبر کو بھیجا تھا اور نہ پہنچا ہوتو فضل ملفوف ہے۔

گمشدہ خطوط کے اوریجنل پرنٹ آؤٹس موجود ہیں اور عند الحاجت (اشد) آپ کو بجھوائے جاسکتے ہیں ۔ ممکن یہ خیال رہے کہ ان پر عبارت کا سائز بڑا ہے ۔ جو سورہ آپ کے پاس ہے۔ وہ اصل کی reduction ہے۔ بہر حال جو صورت بھی ہو بتائے گا۔ اور ہاں کتاب کے سرورق کے سلسلے میں آپ کو پوی آزادی ہے، تاہم آپ اس کا خاکہ ذہن میں آنے پر اگر مجھے بھی بتا دین تو اچھا رہے گا۔

سنگ میل والوں کے پیسے ضروری میری طرف نکلتے ہیں اور وہ انھیں اول آخر میل ہی جاتے ۔ مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ اکرام اللہ کو ادئیگی کے سلسلے مین آپ کو لکھنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا تھا۔ انھوں نے سنگ میل والوں کا پیغام مجھے پہنچا دیا تھا۔ بات ختم ہوئی۔ اب میں جانوں اور سنگ میل۔ اس قسم کی مستعدی خاصے گھپلے پیدا کر دیتی ہے۔ بہر حال میں نے اکرام اللہ کو لکھ دیا ہے کہ میں آپ کو پیسے بھجوانے والا ہوں اور آپ ملنے پر سنگ میل کو حساب ، جو میری مد میں نکلتا ہے چکادیں گے۔ میں نے چند دن ہوئے بڑے بھائی کو حیدر آباد لکھ دیا ہے کہ آپ کو نارتھ کراچی ٹاؤن شپ والے پتے پر 10 ہزار کا چیک یا ڈرافٹ رجسٹری ڈاک سے بھیجدیں۔ بھائی صاحب کی طبیعت ان ؎دنوں ٹھیک نہیں۔ممکن ہے کہ اس کام کے ہوتے ہوتے کچھ وقت لگ جائے ۔آپ سنگ میل والوں کو اپنی سہولت سے رقم چکائیں۔ اکرام اللہ نے جو پیسے مسودے کو زیر سروس سے بھجوانے ہیں خرچ کیے ہوں وہ بھی انہیں اد اکردیں۔

ثروت Aus کے لیے کچھ نہیں لکھا تو میں اسے بند کردونگا ۔ اس با ابھی تک کوئی مضمون وغیرہ نہیں آیا ۔اس کے بارے مین آپ کی موعودہ تفصیل رائے کا انتظار رہے گا۔آپ کا خط پرسوں ملا اور اسی دن ذی شان ساحل کا خط بھی آیا۔ اس میں کتاب بھیجنے کی نوید ہے۔ جو ابھی نہیں ملی ۔ میں اس کے ملنے کے بعد شکریہ کا خط لکھوں گا ۔ فی الحال آپ یہ اطلاع دیدیں کہ ان کا خط مجھے اور شدے کو مل گئی ہے ۔

ادھر میں نے ایک حسرت کو ڈالی ہے۔ ایپل میکنٹوش کا Laptop کمپیوٹر Power book 165 بھی خرید لیا ہے اس کی دم میں تو بلکل جگہ نہیں ۔ کیا خیال ہے آپ کا ۔ میاں عارف حسام کو رام کر سکیں گے کہ اپنے نستعلیقیی نظامی کا ایسا ورژن بنادیں جس کی دم میں اُن آلات حزب یا ایذادہی کو استعمال کرنے کی حاجت باقی نہ رہے۔ یہ وچن رہا کہ میں یہ پروگرام کسی اور کو بالکل نہیں دونگا۔اگرشرافت سے قابو نہین آئیں تو کسی دن نشہ کراکے اسی کے زیر اثر کام کروالیجیے ۔ خیر یہ سب بتائے تفتن ہے۔ ظاہر ہے اس معاملے میں انھیں جمعہ رہن کیا جاسکتا ۔ پھر اور والد بزرگوار بھی تو یہ خبر بڑی بڑی تنائی کہ "آج" کا اگلا شمارہ نستعلیق خط میں نکالنے کا ارادہ ہے۔ نہیں بعد وار کے تراجم کی دوسری اور تیسری قسط کا خط اور پہلی قسط کا خط مختلف ہوں گے۔عدم توازن ۔۔۔ ایک سوال کرانے کا پوشنکی کی کتاب نے ترجمے کو "آج" میں چھاپنے کا فیصلا آپ نے کن وجہ کے بنا پر کیا۔

امید ہے ثروت صاحب کی واردات سے پھنچے والے غم میں کئی حد کت کیفیت ہوئی ہوگی ۔ کہ جو ہوا اس پر کس کا بس چلتا ہے ۔

اب کی خط ذرا تفصیل کئ لکھیے گا ممکن ہے پچھلے خطوں میں اور بھی جواب طلب باتیں ہوں۔

۳ ستمبر ۱۹۹۳

میمن صاحب

اس بار آپ سے فون پر خاصی دیر گفتگو رہی ۔ کسی اہم اور فدوی ضرورت کے لیے آپ فیکس بھی استعمال کرسکتے ہیں ۔ البتہ میرے پاس فیکس کو صرف وصول کرنے کابندوبست ہے۔

'گم شدہ خطوط" کے صفحات فلم بنانے کے لیے دے دے گئے ہیں ۔تین چار دن میں فلمیں مل جائیں گی۔ میرا ندازہ ہے کہ سب کچھ ٹھیک رہے تو کتاب نومبر میں شائع ہوجائے گی ۔ میں نے اس کے اخراجات کا تخمینہ تیار کیا ہے جو اس خط کے ساتھ بھیج رہا ہوں ۔ مجھے اپنی ترجیح سے جلد از جلد مطلع کردیجیے ۔ تب تک فلمیں بن چکی ہوں گی اور پلیٹ بنانے کے لیے mounting بھی مکمل ہوجائے گی ۔ سرورق کے سلسلے میں یہ افروضہ قائم کیا ہے کہ اس میں دو سے زائد رنگ استعمال نہیں ہوں گے۔ اس کے ڈزائن کے لیے آپ کو ہدایات کی ضرورت پڑے گی۔ mounting وغیرہ کے اخراجات شامل نہیں کیے ہیں کیونکہ یہ کام میں خود کرلونگا۔ فروخت کے سلسلے میں خیال یہ ہے کہ سوکاپیاں اعزاری یا تبصرے کے لیے رکھی جائیں مگر میری کوشش یہ ہوگی کہ یہ تعداد کم سے کم رہے۔ باقی کاپیاں فروخت ہوجائیں گی لیکن یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ اس میں کتنا عرصہ لگے گا۔ کتابوں کے تقسیم کار پچاس فی صد کا ہولناک کمیشن چارج کرتے ہیں ۔لیکن جتنی کاپیاں براہ راست پرحنے والوں کو فروخت کی جائیں گی ان پر ہم ۳۳ فیصد رعایت دے سکتے ہیں ۔ اس کے لیے "آج" میں خصوصی اعلان شائع کردیا کریں گے۔

منسلکہ تخمینے میں جو چار option دیے گئے ہیں ان میں سے تیسرا میں ے پچھلے دنوں مارکر کی کتاب پر آمایا ہے اور اس کے نتائج تسلی بخش رہے ہیں ۔ جہاں تک کتاب شائع کرنے کے اخراجات کا تعلق ہے۔ اصولاً یہ سرمایہ کاری اشاعتی ادرے ہیں کو کرنی چاہیے ۔ لیکن آپ تمام حالات سے اتف ہیں ۔ میری تمام جمع پونجی مارکیز والی کتاب میں صرف پوچکی ہے اورس کی واپسی اگر ہوئی تو کئی سال میں اور رفتہ رفتہ ہوگی۔ اب کیا جاسکتا ہے کہ اس سلسلے میں ساجد نعیم مجھے دیں اس کا الگ حساب رکھا جائے اور کوشش کی جائے کہ آپ کی آئندہ کتابیں اسی کتاب کی واپس آنے والی رقم سے شائع ہوں۔ فی الحال اس رقم کی اداسی کے لیے میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ آپ کتاب کی کل لاگت میں سے دوسو ڈالر کے نقد رقم کم کرے باقی رقم مجھے بھجوادیں۔ یہ دو سو ڈالر کی رقم "آج" کے پرانی سبکرپشن والے اکاؤنٹ میں جب آپ کا دل چاہے ڈال دیجیے گا۔

فارسی کہانیوں کے متن حاصلی کرنے کے لیے زینت نے یوننیورسٹی آف آسٹن ٹیکسس ، کے سنٹر کی ڈاکٹر الزینتھ فرنیا کو خط لکھ دیا ہے ان کی نائب کی طرف سے جواب آگیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مضمون کی اجازت کے بغیر یہ مٹیریل نہیں بجوایا گاسکتا۔ امریکی لوگ غالباً ہمارے ہاں کی صورت کو نہین سمجھ سکتے۔ ارادہ ہے کہ ان سے مضمون کے پتوں کی درخواست کی جائے تاکہ انسے براہ راست اجازت حاصل کی جاسکے ۔ ممکن ہے کہ وہ کہانیوں کی نقلیں بھی فراہم کردیں۔

البتہ ڈاکٹر فرنیا کو خط لکھنے کا ایک فائدہ ہوا۔ اس خط کی اطلاع کسی ذریعے سے اسی یونیورسٹی کے محمد مہدی فرمی صاحب کو مل گیا اور کل ان کا خط آیا ۔ وہ ہوسٹن سے "اندیشہ و خیال" نام کا ایک سہ ماہی رسالہ شائع کرتے ہیں خرمی نے اس رسالے کے دو شمارے بھیجے ہیں اور ہمارے منصوبے میں اپنے تعاون کی پیش کش کی ہے۔ میرا رادہ ہے کہ ان سے کہانیوں کے فارسی متون کے علاوہ امریکا میں دستیاب انگریزی ترجمے وغیرہ بھی بھجوانے کی درخواست کروں اس کے لیے انھیں جو رقم درکارا ہوگی وہ آپ بھجوا دیجیے گا۔

ایران سے چھپی ہوئی کتابیں حاصل کرنے کے سلسلے میں کراچی کی ایک قدیم دکان تک رسائی ہوئی ۔ یہ دکان جونا مارکیٹ کے ۔۔۔ میں ۱۹۱۰ سے قائم ہے اور اس کا نام "عباسی کتب خانہ" ہے ممکن ہے کہ آپ اس دکان سے واقف ہوں یہ لوگ عموماً صرف مذہبی موضوعات کی کتابیں رکھتے ہیں لیکن ان سے مجھے معلوم ہوا کہ پاکستان اور ایران کے درمیان کتابوں کے سلسلے میں ایک طرح کا بارٹر سسٹم قائم ہے۔اس سسٹم سے متعلق ایک سو اتفاق سے وہاں موجود تھا۔ اس کی دکان کوئٹہ میں ہے اور وہاں ایرانی سو ایرانی کتابوں کے بدلے میں پاکستانی کتابیں حاصل کرنے آتے ہین ۔اسلے یہ ہے کہ میں ایک دو روز میں اپنی مطلوبہ کتابوں کی فہرست "عباسی کتب خانہ" پہنچادوں گا۔ اگر یہ ترکیب کارگر ہوگئی تو ہمارا مسئلہ بڑی حد تک حل ہوجائے گا۔ شکاگو اور آسٹن کہانیوں یونیورسٹی کے کتب خانوں سے زیورکس کا پیا ں جنہیں کرنے کے کام کو خرمی اور عباسی صاحبان کو آزمانے کے بعد کے لیے تھا۔ کہا جاسکتا ہے اس عرصے میں اگر آپ کو کچھ اور ایرانیوں کے بارے میں معلوم ہوجو امریکا اور یورپ میں ادبی سرگرمیوں میں مشغول ہوں تو ان کے بارے میں ضرور مطلع کیجیے گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ ہماری بات سمجھ سکیں گے ۔ اور کچھ نہ کچھ تعاون بھی کریں گے۔

لٹریچر ایتیت ایڈ ویست ۔کے نام سے جو رسالہ شائع ہوتا ہے آپ کے خیال سے وہ ہمارے لیے کس حد تک کارآمد ہوسکتا ہے اور اس کا سبکرپشن اور خاص خاص پچھلے شمارے کس طرح حاصل کیے جاسکتے ہیں ۔ ممکن ہوتو اس بارے میں لکھیے گا۔

کچھ موضوعات اور بھی ہیں لیکن دفتر کا وقت صبح ہو رہا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یہ خط آج ہی چلاجائے ۔ اس لیے جاتی آئندہ پرا تھا رکھتا ہوں

زینت اور ندرت خوش باش ہیں۔

اجمال کمال صاحب۔

۱۵ ستمبر۱۹۹۳

اجمل کمال صاحب

پچھلے دنوں میں نے آپ کو کئی خط لکھے ہیں، امید ہے یہ سب ملے ہوں گے۔ امید ہے آپ نے ڈاکٹر عذرا رضا کا نام خریداروں کی فہرست میں درج کرلیا ہوگا۔

کل سعودی عرب کے ارادے سے ۱۵۰ ڈالر کا چیک ملا ۔ ضروری کاغذات ملفوف ہیں ۔ آپ نھیں پہلے شمارے سے پرچا بھجوادیجیے ،۔ سبکرپشن دو سال کے لیے ہے۔ میرے خیال میں ڈبل نمبر کو ایک شمارکرنے والی "حرکت" اس ادارے کے حوالے کوئی ایسی ضروری نہیں ۔ بہرحال اپ مالک ہیں۔ رسیدیں میں ان لوگوں کو دور ؎بھیجدوں گا۔ پرچا ذرا ٹھیک سے چیک کرے بھجوائیگا۔

ادھر صفیہ صدیقی نے بھی مزید ایک سال کے لیے سبکرپشن کی توسیع کرالی ہے، اب آپ کے $730.50 میرے پاس جمع ہوگئے ہیں ، رسدی رات نعیم صاحب کا فون آیا تھا۔ انھوں نے آپ کی فرمائشات کے سلسلے میں اب تک جو پیش رفت نہیں ہوئی ہے۔ اس کا کچا چٹھا آپ کو نہایت مستعدی Fax کے ذریعے کمیونی کیٹ کردیا ہے۔

آپ کا

محمد عمر

۸ ڈسمبر ۱۹۹۳ء

اجمل کمال صاحب

میں نے ٹھیک ایم ہفتہ ہوا آپ کو خط اور اکک سے AUS کی کاپی بھیجی تھی۔ اُسی دن مجھے موئید صاحب کی جانب سے اپنے خط کا جواب ملا۔ خط میں کوئی ایسی راز کی بات نہیں چنانچہ اس کی عکسی کاپی ملفوف ہے۔ پڑھ کر صورت حال سے آگاہ ہوجائیے ۔جیسا کہ میرا گمان تھا وہ بیرون ملک تھے۔ اب اگر ان کے (دانش جو" نے یہ کام کردیا تو زیر اکس وغیرہ ملنے پر میں آپ کو بھجوادونگا ورنہ دوبارہ انھیں اس سلسلے میں لکھنے کی مجھے ہمت نہیں پڑے گی۔ مخصوصاً جب ان کے پیر کے دو آپریشن ہو چکے ہیں۔

میں نے "آج" کے لیے ایک اور خریدار بنایا ہے ۲ سال کے لیے۔ ۴۴ ڈالر کا چیک مل گیا ہے ۔ آپ عرعبی کہانیوں والے شمارے سے پرچا ان کے نام جاری کردیجیے ۔ نیا شمارہ آنے پر دونوں پرچے ایک ساتھ بھیجدیجیے گا۔ ممکن ہے اس سے ڈاک کا خرچ کسی قدر کم ہوجائے ۔ پیکنگ کا خاص خیال رکھیے گا۔ ان کا نام پتا۔

Dr. Azra Raz MD.

Rush Cancer Institute

Rush Presbyterain, luke,s Medical Center

2242 West Harrison St.

Chicago Juinonis 60612 USA

اب آپ کے $558.50 میرے پاس جمع ہوگئے ہیں ۔"آج" کا نیا شمارہ کب تک آرہا ہے ۔ ہفتہ ڈیڑھ ہفتے پہلے U,K سے فہمیدہ ریاض کا خط ملا ۔ چاہتی ہیں کہ ہم یہاں لیکچر دینے بلائیں ۔ سو میں نے دعوت نامہ بھیجدیا ہے ۔

دیدہ باید! وہ ملک سے نکلنا چاہتی تھیں ؛ سو یہ بھی ممکن ہوا۔ اب دیکھیں وہ اس "نکلنے" کا کیا بناتی ہیں۔

خدا کرے AUS آپ کو مل گیا ہو۔

آپ کا : مسعود صاحب ان فارسی کہانیوں کے سلسلے میں کوئی مدد کرسکتے ہیں؟

۲۶اگست ۱۹۹۳

دوست دانشمند دیرنم ستاد ممنون

چگونہ سرز خجات برآورم بر دوست

نامۂ آن یار گرامی مدتے پیش از مرجعت من ازسفر سرمائۂ دمشق رسیدہ بود ، والے درغیبت من خانم نمیدا نست آن کجا گذاشتہ است ہفتۂ پیش آن را درمیان دوبستہ کتاب بیدا کردم وبیدار شمدہ شدم کہ تا امروز بے جواب ماندہ است امیدوارم بلطف خود بندہ بخبشید۔

سال ینیس استاد نعیم ہمیں خواہش را اشزمن کردند ومن عنوان ہمہ کتابی را بہ ایشان دادم کہ داستان ہای مذکور رانسخہ بگیرند این دوست محترم پاکستانی (یا ھندی) شما این فہرست از کتابے کہ بندہ چاپ کردم برداشتم است۔ من فعلاً بہ علمت درد(پارسال دوبار جراحی کردند) تو ان رفتن بہ کتابخانہ و ساعت ہاجستجوی این کتابی و زراجس کرفتن را اندرام یک ماہ دیگر کہ انشجویان از تعطیل تابستان برگشتند ازیک نغر خواہش خواہم کروکہ این کار اِ انجام بد بد ،۔ اما عقیدۂ شخصی من این است کہ دوست شمابا ناشر کتاب من mage publishers مکاتبہ کند و با توافق اکنا ورعایت حقوق ناشر و مؤلف این کتاب را ترجمہ کند۔ این نظر شخصی بندہ است اختیار با دوست شماست امیدوار دو ہرحال شاد تندورست باشید سلام صہمیمانۂ بندہ را۔

خدمت خانم محترم رسانید ، یادگیر از این تاخیر پورش می خدا ہم اراد تمند

۸ ڈسمبر ۱۹۹۳

اجمل کمال صاحب

میں نے ٹھیک ایک ہفتہ ہوا آپ کو خط اور الگ سے AUS کی کاپی بھیجی تھی ۔ اُسی دن مجھے موئید صاحب کی جانب سے اپنے خط کا جواب ملا۔ خط میں کوئی ایسی راز کی بات نہیں چنانچہ اس کی عکس کاپی ملفوف ہے۔ پڑھ کر صورت حال سے آگاہ ہوجائیے۔ جیسا کہ میرا گمان تھا وہ بیرون ملک تھے۔ اب اگر ان کے "دانش جو" نے یہ کام کر دیا تو زیر اکس وغیرہ ملنے پر میں آپ کو بھجوادونگا۔ ورنہ دوبارہ انھیں اس سلسلے میں لکھنے کی مجھے عہت نہیں پڑے گی۔ خصوصاً جب کہ اُن کے پیر کے دو آپریشن ہو چکے ہیں ۔

میں نے "آج" کے لیے ایک اور خریدار بنایا ہے۔ ۴۴ ڈالر کا چیک مل گیا ہے۔ آپ عربی کہانیوں والے شمارے پرچا ان کے نام جاری کردیجیے ۔ نیا شمارہ آنے پر دونوں پرچے ایک ساتھ بھیجدیجے گا۔ ممکن ہے اس سے ڈاک کا کا خرچ کسی قدر کم ہوجائے پیکنگ کا خاص خیال رکھیے گا ان کا نام پتا

Dr.Azra Raza MD

Rush Cancer Institute

Rush – Presbyterian – st Luke’s Medical Center

Chicago, Illinoi 60612 USA

اب آپ کے $558.50 میرے پاسا ہوگئے ہیں۔ آج کا نیا شمارہ کب تک آرہا ہے۔

ہفتہ ڈیڑھ پہلے UK سے فہمیدہ ریاض کا خط ملا۔ چاہتی ہے کہ ہم یہاں لیکچر دینے بلائیں ۔ سو میں نے دعوت نامہ بھیج دیا ہے۔ وہ ملک سے نکلنا چاہتی تھیں۔ سو یہ بھی ممکن ہوا۔ اب دیکھیں و اس "نکلنے" کا کیا بتانی ہیں۔

خدا کرے AUS آپ کو مل گیا ہو۔

PS کیا مزید مسعود صاحب نے فارسی کہانیوں کے سلسلے میں کوئی مدد کرسکتے ہیں؟

۳۰ اگست ۱۹۹۳

اجمل کمال صاحب

بہتر ہو گاکہ خط معذرت کے شروع کیا جائے ۔ اس قسم کی اسٹیشنری کے استعمال کا مجھے کوئی حق نہیں پہنچتا۔ لین یہ "آج:" کے لیے خریدار تلاش کرنے کی نیت سے بنائی تھی ۔ خاص طور پر اس سعودی ادرے کے لیے جو پرچے کی invoice رسمی طور پر چاہتے تھے۔ پھر شوق خود نمائی نمل ہوا۔ جی چاہا آپ کے سامنے نمائش کی جائے ۔ آپ کا رقعہ اور ۱۶اگست کا مفصل خط دونوں ملے ۔ اور ان سے پہلے میں نے دبووار کے ترجمے کی تیسے قسط مع تفصیلی خط آپ کو بھیجدی ہے۔ نارتھ کراچی ٹاؤن والے پتے پر۔ آج میں ہوائی ڈاک سے آپ کو AUS بھی بھیج رہاہوں لیکن آپ کے ذاتی پتے پر۔ آپ ملتے ہی رسید بھجوادیجیے گا۔ اصل میں وقت گزرتا جارہا ہے اور اس طرف جانے والا کوئی مل نہیں رہا۔

آپ ممتاز احمد کو ضرور خط لکھیے وہ خوش ہوں گے ۔ امریکی خریداروں سے رسالے پر تبصرے کی توقو نہ رکھیں ۔ سلیم اب کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ان کا جواب آگیا ہے۔ دراصل ا ن کا پچھلا خط مجھ تک نہیں پہنچا تھا۔جس سے غلط فہمی اور تشویش پیدا ہوئی ۔ پھر وہ خط لکھنے کے معاملے میں اتنے حجت بھی نہیں ۔ اسی طرح "موابیں" بھی نہ لیجیے گا کہ مجھ تک پہنچ گیا ہے۔ البتہ "نیا دور" کی ایک جلد ضرور حاصل کر لیجیے گا۔ داؤد رہبر کلاسکی مراج کے آدمی ہیں ۔ ان کی اور اسی لیے بڑی ٹھوس ہے۔ رہے مضامین تو ان کے بھلے بُرے کے ہونے کا علم پڑھنے کے بعد ہوسکتا ہے۔ ان کےبارے میں سناہے کہ نئی نئی PHD کی تھی ۔ جوش اصلاح سے رشار تھے دسمبر ۱۹۵۸ میں لاہور ہونے والے اسلامی کلوکیم میں قرآن پر یک مقالمہ پڑھ ڈالا۔ جس پر بڑی لے دے ہوئی۔ نتیجے میں وہ ردعمل پیدا ہوا جس نے انھیں عیسائی بنا ڈالا۔ اس میں کتنی حقیقت ہے خدا جانے۔ لیکن یہ ملے ہے کہ وہ عیسائی ہوگئے تھے۔ میں نے ۱۹۷۸ میں یہاں میڈیسن سیمینار میں بلا یا تھا۔ وہ مجھ سے پہلے اسی یونی ورسٹی مین پڑھا چکے ہیں۔ مجھے اردو دائرۂ معارف اسلامیہ کا علم ہے۔ یہ بتائے یہ آپ کو کتنے میں ملی؟ میرا خیال ہے کہ آپ اگر مسلمانوں کی تاریخ خاص طور پر ثقافتی تاریخ پر اپنی معلومات میں اضافہ کرلیں تو اس سے زیادہ معروضی نقطہ نظر قائم کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔ میں اگلے خط میں موئید صاحب کے حوالے سے کچھ لکھ سکوں گا۔ ابھی تک انہیں فون نھیں کرسکا ہوں۔ جہاں تک میرا خیال ہے نعیم صاحب کو آپ کا خط مل گیا تھا۔ میرا خیال ہے پچھلے سال انھوں نے مجھ سے پوچھا تھا کہ ان کتابوں کی فہرست بناکر انھیں بھیجدوں جو میں نے آپ کے لیے خریدی ہیں تاکہ وہی وہ دوبارہ نہ خرید لیں ، اور میں نے یہ فہرست انھیں بھیجدی تھی۔

انطون شماس نے نلطین والے انتخان کے سلسلے میں جو مختصر سا لکھا تھا وہ مجھے یار پڑتا ہے۔ میں نے آپ کو بتا دیا تھا۔ بات کو کافی وقت ہو گیا ہے ۔ لیکن میرا تاثر یہ تھا کہ ان معلومات سے بہت زیادہ مدد نہیں مل سکے گی حضرت کیا آپ نے ذیشان ساحل کی نظموں کا نیا انتخاب مجھے بھجوا دیا تھا؟ نہ بھجوایا ہو تو ضرور بھجوائیں ۔ ایک اور گذارش اگر عارف کے پروگرام مین [],…’اور ـــــ نہ ہوں تو آپ یہ ان سے کہہ کر بہ طور خاص بنوالیجیے ۔ یہ ساعی علامات اب انگریزی تحریروں کا داخل عنصر بن چکی ہیں اور ان کی لعنویت سے ان کا تعلق چولی دامن کا ہو تا ہے۔ ان کے نمبر میرے لیے کچھ رترجمہ کرنا ممکن نہیں ۔ اسی طرح Italies کا بھی کچھ کرنا ہوگا۔ اگر ترجمی عبارت نہیں لکھی جاسکتی تو اس کے بجائے نتیجہ فونٹ کو شاید old میں استعمال کا جا سکے یا italiciced الفاظ کسی مختلف فونٹ میں دے جائیں ۔ ڈیش ــــ کے عوض ۔۔، اور ۔۔۔ کے عوض ۔۔۔ قابل قبول نہیں ۔

مجھے یہ پڑھ کر بے حد اطمنیان ہو کہ آپ "گمشدہ خطوط" جلد چھاپ سکتے ہیں ۔ مجھے اس سلسلے میں آپ سے درخواست کرتے ہوئے شرم آرہی تھی ۔ بات یہ ہے کہ یہ کتاب میں نے نیر مسعود کے نام معنوں کی ہے، اور جنوری مین جو مجھ پر بیتی اس کے پیش نظر میں چاہتا ہوں کہ جس قدر ممکن ہو اس فرض سے سبدوکیش ہوجاؤں ، AUS بھی کچھ اسی وجہ سے بڑی محبت میں نکالا جس کے باعث اس میں کافی دل دوز خامیاں رہ گئی ہیں۔الغرض میں آج ہی اکرام اللہ کو لکھ رہا ہوں کہ مسعودی نیاز احمد سے لے کر آپ کو فوری بھجوا دیں اور ایک خط نیاز احمد کو بھی لکھ رہا ہوں کہ مسعود اکرام اللہ کو دیدیں ۔ (دونوں کی نقول منسلک ہیں) اگر اکرام اللہ یہ کام کردیں تو کو ریئر پر جو خرچ آئے انھیں میرے پیسوں میں سے نکال کر بھیجدیجیے گا۔ ویسے مجھے مسودے کے واپس ملنے کی امید نہیں ۔ اس صورت میں میں دوبارہ اصل کو reduce کراکے بھجوانے کی سبیل کرونگا ۔ مجھے اب آتنا یاد ہے کہ مسودہ "تاریک گلی" کے صفحے کے سائز کی مناسبت سے تیارکیا گیا تھا جو "آج" کے موجودہ سائز سے بہت زیادہ مختلف تو شاید نہیں ۔بہرحال۔

بائی "آوارگی" اور بعد کے تراجم کے بارے مین آپ نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے ان سے بڑی ڈھارس ہوئی ۔ اس کتاب کا جومابہ الامتیاز تھا اس کا کسی نے نوٹس تک نہیں لیا۔ حتیٰ کہ فاروق صاحب نے تبصرہ رہا ایک طرف بھولے سے کتاب کا اپنے رسالے میں ذکر تک نہیں کیا۔ میں نے لکھا بھی کہ حضرت اشتہاری چھاپ دیجیے ۔ دل خم نہ شہ ! سہیل احمد خان یوں تومنہ زبانی میرے کام کا ذکر کردیتے ہیں لیکن کتاب میں تبصرہ کرنے کا ازخود وعدہ کرنے کے بعد بھی اسا طرف متوجہ نہ ہوئے ۔ یہ قودہ قوم ہے کے جسے الگ سے باقاعدہ مضمون لکھ کر بتانا ہوگا کہ کتاب کا مابہ الامتیاز کیا ہے۔ آج تک کسی نے کوشش نہیں کی کہ اپنی اردو کی بھلائی برائی باوجود میں اسے لکھنے کی زبان بنانے کی تگ ودو میں لگا ہوا ہوں۔ اس پع مجھے خیال آیا۔ آپ چاہیں تو "آوارگی " کو دوبارہ چھاپا جا سکتا ہے۔ رُشدی والا مضمون حدف کیا جاسکتا ہے، اور شماس اور بارنز کے مضامین بڑھائے جا سکتے ہیں ۔ گو ذاتی طور پر مجھے نسخ کا spectacular نہ سہی تا ہم regular حسن زیادہ پسند ہے ، لیکن اگر کتاب نستعلیق میں زیادہ بکنے کا امکان ہوتو یوں ہی سہی پتا نہیں یہ تجویز کہاں تک قابل عمل ہو۔ کوئی مجبوری نہیں ۔ لیکن آپ اس پر غور ضرور کیجیے گا۔۔۔۔ میں نے "گمشدہ خطوط" کی استاعت کے سلسلے میں وہ جملہ آپ کی دل آزادی کی نیت سے نہیں لکھا تھا۔ ایمان کی بات ہے، میں یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ کام تعلق کی بنیاد پر ہو ا خاص طورپر اس وقت جب مجوعے ممیں سولژے نتس کے وہ ۲ تراجم بھی شامل ہیں جن سے آپ اتنے مطمئن نہیں نظر آئے تھے۔ پھر یہ بھی کہ آپ کی صاف گوئی اور معروضیت پر کامل اعتماد اور اپنی جذباتی استواری پر اعتبار ہونے کے باوجود اپنے بارے میں کچھ کہتے ہوے شرم سی محسوس ہوتی ہے۔

فلوریڈا میں ایک صاحبہ ہیں ،۔انھوں نے "آوارگی " منگوائی تھی ۔ لیکن موضوعات کی اجنبیت اور کھائی کی باریکی کے باعث پڑھ نہ سکیں کمپیوٹر کی چھپائی پسند نہیں ۔الغرض ابھی دو ہفتےت پہلے انھوں نے "آج" کے دو شمارے منگوائے ایم وہ جس میں جو لین بارنز والا مضمون ہے ، اور دوسرا مارکز والا نمبر خاص میں نے پہلے کی ذاتی کاپی بھیجدی ۔ دوسرے کے سلسلے میں لکھدیا کہ کتابی شکل میں آرہا ہے۔ وہ بھجوایا جا سکتا ہے ۔"آج" اپنے نام جاری کرانے کے لیے بھی کہا۔

انھوں نے چھوڈال بھیجدیے اور باقی باتوں کے بارے مین خاموشی اختیار کرلی معلوم ہوتاہے کمپیوٹر کی چھپائی سے پھر بدک گئی ۔ الغرض جو لیز باارنز والے شمارے کی فاضل کاپی ہوتو مجھے بھیجدیجئے گا۔

آپ کا محمد عمر

۳۰اگست ۱۹۹۳

آداب ونیاز

امید ہے کہ آپ بہ خیر و عافیت ہوں گے۔

آپ کے آخری خط کا جواب واجب الا داہے ۔ پچھلے سال کے آخر سے کوئی جون تک میری طبیت کافی خراب رہی خصوصاً جنوری سے مارچ تک بہرحال اب ٹھی ک ہوں ۔ یا بلکہ یوں کہیے جتنا میرے مخصوص حالات اور عوارض ممکن ہے ۔ علالت کے باعث بہت سے کاموں میں تعطیل پیدا ہوگیا ۔ آپ کو اور دوسرے دوستوں کو جس مستعدی سے خط لکھنا چاہیے تھا نہ لکھ سکا۔

پھر ایک ضرورت آپڑی ہے۔ مجھے آپ کو بار بار زحمت دیتے ہوے خاصی ندامت محسوس ہوتی ہے لیکن یقینی جانیے میں بہ حالت مجبوری کرتا ہوں۔

میں جب جنوری ۱۹۹۳ میں لاہور آیا تھا تو اپنے تراجم کا انتخاب گمشدہ خطوط سنگ میل کے لیے لیتا آیا تھا ۔ چونکہ ان دونوں نیاز احمد صاحب بیرون ملک تھے ۔ مسعودہ ان کے صاحب زادے کو سنگ میل کے دفتر میں دیدیا تھا۔ اب یاد نہیں رہا کہ جب ہم لوگ وہاں گئے تھے آپ ساتھ تھے یا نہیں البتہ انتظار صاحب ضرور ساتھ تھے ، کیوں کہ وہی مجھے وہاں لے گئے تھے۔

میرا خیال ہے یہ انتخاب شاید نیاز صاحب کو پسند نہیں آیا۔ میں نے اس سلسلے میں انھیں اور انتظار حسین صاحب کو کئی خط لکھے لیکن یا تو میرے خط ان تک نہ پہنچ پائے ۔ یا عدیم الفرحتی نے انھیں جواب لکھنے کا وقت نہیں دیا ۔ بہر حال اب آپ عنایت نیاز صاحب سے مل کر انتخاب کا مسودہ واپس لے لیجیے اور بلا تاخیر Courier service سے اجمل کمال کو کراچی بھجوادیجیے ۔ شکریہ ۔ ثم شکریہ !

میں آج ہی اجمل کمال صاحب کو لکھ رہاہوں کہ مسودہ ملنے پر کوریئر سروس سے جو کچھ خرچ آیا ہو، فوری آپ کو بھیجدیں ، لیکن زحمت رجلین (اسے خدارا رَجُلین نہ پڑھیے گا ) کے سلسلے میں میں کوئی عوضانہ نہیں پیش کرسکتا ، الا بہ کہ دوستی پر اعتماد ہوتو اسے حساب دوستاں۔

دوسرے احباب کا کیا حال ہے؟ انتظار حسین صاحب ؟ ڈاکٹر انور سجاد ؟ جہلم گرد زاہد ڈار؟ اور۔۔۔۔۔

مجھے آپ کے جواب کا شدت سے انتظار رہے گا،

اسلام علیکم

آپ کا محمد عمر۔

۳۰اگست ۱۹۹۳ء

محترم نیاز احمد صاحب

اسلام علیکم

امید ہے کہ آپ بہ خیریت ہوں گے۔

میں جنوری ۱۹۹۳ میں لاہور آیا تھا لیکن آپ سے ملاقات نہ ہوسکی ۔ ان دنوں آپ ملک سے باہر گئ ہوئے تھے میں سنگ میل کے لیے اپنے تراجم کی کتاب "گمشدہ خطوط" کا مسودہ لا یا تھا ۔ جو میں نے آپ کے صاحب زادے کے حوالے کردیا تھا ازراہ کرم مسودہ آپ براردم اکرام اللہ کو لوٹا دیجیے ۔ وہ کسی نہ کسی طرح مجھ تک پہنچودیں گے ۔ شکریہ ۔

میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بلا تکلف لکھیے ۔

وعلیکم السلام

محمد عمر۔

۲۴ اگست ۱۹۹۳

اجمل کمال صاحب

یہ لیجیے صاحب مین رہل (رطل) گر انبار سے بہر کیف سبکدوش ہوہی گیا۔ آپ اندازہ نہین کر سکتے یہ کس بری طرح پچھلے تین سل سے مجھ پر سوار رہا ہے ۔ میرا قاتل میرا پیر تسمہ پا۔ اب میرے مادام بوداری نہیں تو ماداام بودارہی سے اپنا حساب بیاق کرلیا ہے۔ اب میں پلٹ کر ان کی طرف نہیں دیکھوں گا اس بستر کی طرف جس سے اس س سال بھوگ س کے بعد تھک کرمیں ہی اٹھا اور مادام : ھل من مزید' کی گردان ہی کرتی رہیں ۔صاحب اس بے پناہ عورت کا تصویر ایک مسلسل اور متواتر ترجنسی عمل کے طور پر ہی کر سکتا ہوں۔ کوئی اپنے جسم کو اس قدر استعمال کرنے کے بعد بھی اتنا پیاسا رہ سکتا ہے!

اب آپ یہ بتائیے کہ اس تیسری قسط کی اردو میں سادگی "روانی" اور تاثر ہے یا نہیں ۔ کیونکہ میں اب اس قابل نہیں رہا کہ اپنی ردو تحریر کے بارے مین اس قسم کا کوئی فیصلہ کر سکوں ۔ دن بدن مجھے یہ لگتا جا رہا ہے کہ میری اردو بے حد مصنوعی ہوگئی ہے۔ بہر حال مین نے ٹیلی فون کے بعد ۱۲اگست کو ایک خط سفاری ہائٹس کے پتے پر بھیجا تھا۔ مراسلت میں ڈاکیوں کے پید ما کردہ تعطل سے کوفت کے سساتھ رنج بھی بہت ہوتا ہے ۔ جسے عمر کے زور گزر ہونے کا احساس ہو، اس کے لیے تو یہ رنج قیامت ہین ۔

آپ مجھ سے خیر جانے دیجے۔

نعیم صاحب نے آج کی خریداری کی مزید ۲ سال کے لیے توسیع کرالی ہے۔ پرسوں رات فاروق سے ٹیلی فون پر گفتگو کے دوران میں نے سبسکرپشن کے ختم ہونے کا ذکر کیا تھا اور انھوں نے پیسے بھجوانے کا وعدہ کیا ہے۔ جو جلد بدیر پورا ہوجانا چاہیے ۔ معظم صدیقی بھی شاید دوبارہ لگوالیں ۔ عزت تحسین انور خواجہ تحسین صدیقی ، برائن سلوع، افتخار نسیم نے خط کا جواب نہیں دیا ، آپ ان تمام حضرات کو احتیاطً پر چا نہ بھیجیں ۔ جب تجدید کرالیں تو بھیجیے گا۔

مظفر اقبال کا خط آیا ہے کہ انھوں نے شاید جون میں آپ کو میری طرف سے 1000روپے کا بھیجدیا تھا۔ انھیں تشویش ہے کہ یہ آپ کو ملا یا نہیں ۔ بہرحال آپ اب اطلاع کردیجیے۔

زینت سے بڑی شرمندگی ہے۔ لیکن میں انھیں جلد یا بدیر خط ضرور لکھونگا۔

جناب من!

میں خط لکھ چکاتو ڈاک سے آپ کا 15 اگست کا نوشتہ ملا، (شکریہ ) کتابوں کا شکریہ ادا کرنے کی کوئی ایسی خاص ضرورت نہیں یہ کام میں آخر الامر ، شاید اپنے لیے ہی کرتاہوں۔

میں کتابیں صرف اسی لیے نہیں بھیجتا کہ "آج" کی اشاعتی منصوبہ بندی کا تقاضا ہے، بعض اوقات کتابیں اس لیے خریدی اور بھیجیں جاتی ہیں کہ آپ کو اُن کی صورت پسند آجاتی ہے، ان کا گیٹ اپ (یا، یوسفی صاحب کی زبان میں ، ان کی گات ، اُن کی چھپ تختی) ان کا سرورق یا کوئی اور ادا۔ انھیں پڑھنا شرط نہیں ۔ بعض اوقات ایک نظرہی سے ادمی رنگ رس کے سارے مراحل سےگزرجاتا ہے۔ لین آپ کے جوابات ، بہرحال ،اپنی ناقابل تردید اور اتنی ہی ناگزیر منطق رکھتے ہیں ۔ چنانچہ آئندہ آپ کے حکم کی (ہی) تعمیل کی جائے گی۔

موئید صاحب ابھی تک خاموش ہیں کسی دن پھر خط لکھوں گا ۔ فون مل گیا تو فون کرکے دیکھوں گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ subtitled leave پر ملک سے باہر ہوں۔

فاروق نے فون پر کچھ وضاحتیں طلب کرنے کے لیے کیا تھا۔ انھوں نے حال میں عزیز احمد کی کہانی "کالی رات" کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ اس میں ایک جملہ ہے: اور پھر ان سب سے بڑھ کر اکی دکی کی داستان (آصف فرخی ، طلعت فیروز ،صفحہ ۲۱۸، سطہ ۸) یہی 'اکی دکی کی داستان ، سطہ ۱۱ میں بھی دہرایا گیا ہے۔ اگر آپ "اکی دکی کی داستان عا عقدہ کرسکیں، اور ذرا جلدی کیا کہنے ، اگر نہ معلوم ہوکہ کیا جلد ہے تو اس سلسلے میں خود کو بہت زیادہ زحمت نہ دیں۔

۱۶ اگست ۱۹۹۱

میمن صاحب

کل شام میں نے ایک مختصر سارقعہ لکھ کر آپ کو پوسٹ کیا تھا۔ آج صبح دفتر کے لیے کے لیے نکلتے ہوے آپ کا لفافہ ملا جس میں آپ کا ۲ اگست کا خط اور یکم جولائی کے خطوں کی نقلیں تھیں ۔ یہ دوونوں خط مجھ تک نہیں پہنچے تھے اس اثنا س آپ کو میرا رجسٹر خط بھی مل گیا ہوگا۔

اکیڈمی میں آف لیٹرز کی جانب سے ایک ہزار روپے کا چیک مجھے مل گیا تھا۔ سلیم الرحمٰن صاحب سے اگلے خط میں دریافت کرونگا کہ انھوں نے آپ کو کوئی خط اس عرصے میں لکھا ہے یانہیں ۔ حسن منظر صاحب حج پر گئے ہوے تھے ۔اب واپس آگئے ہیں۔

ممتاز احمد صاحب کو خط لکھ رہا ہوں ۔ شکر ہے کہ انھوں نے اپنی رائے کا اظہار تو کیا، ہمارے امریکی سبسکرائبر تو رسید تک نہیں دیتے ۔ یہ تک معلوم نہیں ہوتا کہ رسالہ ان تک پہنچ بھی رہا ہے یا نہیں ممتاز ساحب نے طبیت صالح کی جن دو کہانیوں کا ذکر کیا ہے وہ پہلے ہی سے ہمارے پروگرام میں شامل ہیں اور عربی کہانیوں پر مشتمل اگلے خاص شمارے کا حصہ ہوں گی۔ میں ان سے درخواست کرے والوہوں کہ جن کہانیوں کا انھوں نے ذکر کیا ہے ان کے ناموں کی نشاندہی کریں اور اگر ممکن ہوتو ان کی نقل بنو اکر مجھے بھجوادیا کریں۔البتہ طیبہ صالح کی جو کہانی اس شمارے میں شامل ہے وہ میرے خیال میں اول درجے کی کہانی ہے۔یہاں بھی لوگوں نے اسے پسند کیا۔ بہرحال اگر ممتاز صاحب کو پسند نہیں آئی تو میں ان کی رائے کا احترام کرتا ہوں ۔ آپ کا اس کہانی کے بارے میں کیا خیال ہے۔

"سونا" اور "صوفہ" کے بارے میں آپ نے اچھا کیا کہ وضاحت کردی ۔ مجھے اس لفظ کی اصل کا علم نہیں تھا۔ اب اسے درست کولوں گا۔

کمپیوٹر 610 Centrist کے بارے میں آپ کو پچھلے خط میں لکھا تھا کہ وہ اب تک پاکستان میں کہیں نہیں پہنچا ہے۔ میں نے آپ کو ایک فیکس نمبر 021-443885 تجویز کیا تھا۔ یہ PDMS ہی کاہے اور اس پر میرےنام بھی فیکس بھیجا جا سکتا ہے۔

میں ضمیر صاحب کے خطوں کے علاوہ داؤر ہبر کی ایک مکمل کتاب (پانچ مضامین) کلچر کا رخ پہلو کے نام سے شامل ہے۔ اسالام ہندومت، عیسائیت اور بدھمت وغیرہ سے بحث کرنے والے یہ مضامین مجھے تو بہت اچھے لگے یہاں ایک صاحب کا خیال ہے کہ اس کی وجہ میری کم علمی ہے مورخہ ان مضامین میں ایسی کوئی بات نہیں جو عام طور پر معلوم ہو واللہ اعلم ۔ مجھے تو یہ مضامین موضوع کے علاوہ زبان کے اعتبار سے بھی کم پسند آئے میرے خیال میں اردو ادیبوں میں آج کل بہت کم ایسے ہیں جو اتنی عمدہ نثر لکھ سکیں "محراب" یا محرابیں" کا تازہ شمارے میں پڑھنے کے بعد کسی کو پڑھنے کے لیے دے دیا تھا۔ اب یا نہیں آتا کہ اس میں کیا کیا خاص چیزیں تھیں۔ غالباً کوئی بہت غیر معمولی چیز نہیں تھی۔

"محرابیں" کے ذکر پر یاد آیا کہ سہیل احمد خان صاحب کی مہربانی سے مجھی "انسائکلیوپیڈیاآف اسلام" کا اردو ترجمہ(اضافوں سمیت" حاصل ہو جو پنجاب یونیورسٹی نے "اردو دائرہ معارف اسلامیہ " کے نام سے چوبیس دن میں شائع کیا ہے ۔آپ اس سے یقینا ً واقف ہوں گے۔ مھے اس کی خبر کچھ ہی عرصے پہلے ملی اور اسے دیکھ کر میں بہت متاثر ہوا۔

گم شدہ خطوط " کے سلسلے میں اگر آپ فلم بنوانے والے آپشن سے متفق ہیں تو شاید مارچ ۱۹۹۴ تک انتظار کرنے کی ضرورت نہ پڑے میری تجویز ہے کہ آپ انتظار حسین کے بجائے اکرام اللہ کو خط لکھ دیجیے کہ وہ سنگ میل والوں سے مسودہ لے کر کوریئر کے ذریعے مجھے بھجوادیں ۔ اگر آپ کا اختیار نامہ مجھے مل گیا تو میں اس کے ذریعے اکرام صاحب سے رابطہ کرلوں گا۔ وہ ذمے دار اور خیال رکھنے والے آدمی ہیں ۔ ان پر نٹ آؤٹس کا سائز اگر 4’x7”ہے یا reduce کرکے اس پر لایا جاسکتا ہے تو کتاب کو "آج" کے موجودہ سائز پر چھپایا جا سکے گا اس سلسلے مین باقی گفتگو آئندہ ہوگی۔

یہ آپ نے کیا لکھ دیا کہ ، یہ سب اس صورت میں کہ کتاب آپ کے حساب سے چھاپنے کے قابل بھی ہو۔آوارگی" والے سانحے کا مجھے ملال ہے وہ صرف ذاتی طور پر آپ کی توقات کی مجروح کردینے تک محدود نہیں میرے خیال میں جو کچھ کوششیں آج کل ہورہی ہین ان میں اس کتاب کی بدولت جو اضافہ ہونا ممکن تھا اور چند ایک تخلیقی ذہنوں میں ترجمے سرگرمی کے جو ripples پیدا کرسکتے تھے ان کا راستا رک گیا۔ طباعت کی ناخوشگواری سے جو کسر رہ گئی تھی وہ بعد میں "ویل کے باہر" والے مضمون کی شمولیت نے پوری کردی ۔ اور چیز وں سے قطع نظر ، مجھے آپ کے اس مضمون کے نہ پڑھئے جانے کا سخت رنج ہے جو آپ نے کنڈیرا کے بارے میں لکھا تھا۔ یہ ایک اس سطح کا discourse ہے جس سے اردو تنقید بالکل محروم ہے اور جس کی سخت ضرورت ہے ۔اس کا دوستی یا دلی تعلق سے واسطہ نہیں ، بس نہایت معروضی طور پر ترجمے کے میدان میں آپ کی پچھلے کئی برسوں کی کوششوں کی معنویت کا مقرف ہوں۔ ابھی کچھ دیر پہلے مس افتخارجالب صاحب کے دفتر میں (جو میرے دفتر کے قریب واقع ہے) ان سے بات کر رہا تھا اور وہ بھی اس بات کے پوری طرح قائل تھے کہ انطون شتماس کے مضمون کے سے ترجمے اردو میں اپنی مثال آاپ ہیں "گم شدہ خطوط" کو چھانپنا میرے لیے اعزاز کی بات ہوگی ۔ میری رائے میں آپ نے جو ترجمے ردو میں کیے ہیں ان کی اہمیت آپ کی مرتب کردی انگریزی کتابوں سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ ایسے مضامین اور دوسری تحریر یں متواتر اردو میں ترجمہ کرتے رہیں اور یہ ترجمے "آج" میں شائع ہوتے رہیں۔

سعودی عرب والے ادارے کی طرف سے رق، آنے پر اطلاع دے دیجیے گا ۔ انہیں مکمل فائل بھجوادی جائے گی ۔

آپ نے لکھا ہے کہ کچھ اور کتابیں خریدی ہیں ۔ آپ کو کتابیں حاصل کریں ان کے نام اپنے خط میں لکھ دیا کریں تاکہ یہاں کہیں نظر آئیں تو انھیں نہ خریدیں ۔

حشمت موئید صاحب سے فارسی متن حاصل کرنے کی درخواست کرتے ہوئے میرے ذہن میں یہ خیال تھا کہ شاید اس کتاب پر کام کرتے ہوے انھوں نے اس تمام مٹیریل کو ایک فائل میں یکجاکر رکھا ہو اور وہ آسانی سے اس کی نقل فراہم کرسکیں ،ایک اور صورت ہوسکتی ہے کہ آپ اگر کچھ ایسے ایرانی افراد یا اداروں سے واقف ہوں جو امریکا یا یورپ میں ادبی کاموں میں مشغول ہوں تو ان کے نام پتے لکھ بھیجیں۔ پھر ہم انھیں براہ راست لکھ کران سے مدد مانگ سکتے ہیں ۔ اگر آپ کا نعیم صاحب سے رابطہ ہوتو ان سے پوچھ سکتے ہین کہ انھیں میرا خط ملا تھا یا نہیں ۔ ایسا عموماً ہوتا تو نہین کہ انھیں خط ملے اور وہ جواب ہی نہ دیں۔

AUS میں سبسکرپشن کے موضوع پر لکھنے کا مین وعدہ نہیں کرسکتا اس سلسلے میں میں نے یکم اگست والے خط میں کچھ باتیں لکھیں تھیں۔ پھر اس موضوع کا جواب اسکوپ آپ نے بیان کیا ہے وہ بہت تحقیق کا متقاضی ہے اور میرا خیال یہ میں اس سے انصاف نہیں کرسکونگا۔

AUS دیکھنے کی بہت خواہش ہے ممکن ہے اسے دیکھ کر اس کے لیے کچھ کرنے کی امنگ پیدا ہو۔

انطون شمتاس صاحب نے فلسطین والے انتخاب کے سلسلے میں کسی پیش رفت کی اطلاع دی یا نہیں؟

زینت اور ندت دونوں ٹھیک ٹھاک اور ایک دوسرے کے ساتھ مصروف ہیں۔ امید ہیں آپ خوش وخرم اور مصروف ہوں گے۔

۱۳اگست ۱۹۹۳ء

اجمل کمال صاحب

کل آپ کا یکم اگست کا خط ملا۔ اگر رجسٹری فیس قابل برداشت ہوتو اگلے چند خط اسی طرح بھیجیے تاکہ صورت حال اپنے ڈھرے پر آجائے ۔۲۹سال میں پہلی بار ایسا ہواہے کہ یکمشت اتنے بہت سے خط ضائع ہوئے ہوں۔ میں نے بھی ۱۲اگست کو ایک خط بھیجا تھا جس میں گزشتہ ۲ خطوں کی نقلیں تھیں ۔ان میں جو جواب طلب اور نظر آئیں ان کی طرف ضرور اور جلد متوجہ ہوں۔

ممتاز احمد نے سبسکرپشن کی تجدید کرالی ہے۔ اور نعیم صاحب نے بھی۔ نعیم صاحب نے ۲ سال کے لیے میں نے ۳ ہفتے ہوئے فاروق حسن عزت حسین، معظم صدیقی ، تحسین صدیقی، برائن سلور اور انور خواجہ کو یاد دہانی کے خط لکھ دے ہیں آپ بہر حال انھیں اگلا پرچا نہ بھیجیں جیسے جیسے یہ لوگ تجدید کرائیں گے۔ آپ کو مطلع کرونگا تب ہی پرچا بھیجیے گا ۔ کینیڈا کے اشفاق حسین نے نہوز رابطہ قائم نہیں کیا ہے۔ آپ کے پاس ان کا پتہ ہو تو بھیجدیجے میں خود یاد دہانی کرادوں گا۔

"آج" کی صورت حال کے بارے میں پڑھ کر افسوس بھی ہو ااور مایوسی بھی۔ اردو ادب کے بارے مین آپ کے محسوسات بڑی حدتک صداقت پر مبنی ہیں ۔ لیکن چند اور چیزیں بھی قابل ذیل غور ہیں۔ آج سے پچاس ساٹھ سال پہلے اردو کے ادیب کو کم ازکم اردو کے حوالے سے کوئی اتنی بڑی بے اطمیانی نہیں تھی۔ اب صورتحال دوسری ہے۔ ادب تو دور کی بات ہے خود زبان معرضی خط میں ہے اردو میں لکھنا شاید پہلے بھی مالی اعتبار سے بہت سود مند نہیں تھا۔ لیکن اردو میں لکھنا بے توقیر نہیں تھا۔ آج ہمارے نسبتاً بہتر اذہان یا اردو نابلد میں یا تنعز ،اگر بالجبر دشمنی نہ بھی ہوں اس کے علاوہ ہمارے یہاں ایک بھی اس معنی میں پیشہ ور ادیب نہیں کہ اس کے دال دلیے کا انحصار ادب کی تخلیق پر ہو۔ چنانچہ ریاضت نام کی شیے ادبی کارگزاری سے منہاہوگئی ہے۔ ہر شخص ہابی ہے طور ٌپر ادب کو اپنائے ہوے ہے۔ یعنی یہ زندگی کی ضرورت نہیں۔ فرصت کا کاروبار ہے۔ زبان کی بے بضاتمی ، ادبی کارکردگی میں پیشہ ورانہ انہاک کی کمی، ان کے باعث جو مزاج مرتب ہو رہا ہے اس سے بہت زیادہ توقع کرنا فضول ہے۔ واقعی صورت حال بے حد مایوس کن ہے۔ تازہ "سوغات"میں نیر مسعود کا جو انٹرویو چھپا ہے، اس کے لہجے کے کھفٹہ پن اور غیر ذمے داری کو دیکھ کر سخت افسوس ہوا۔ میرا اشارہ سوالوں کی طرف ہے نیر مسعود کے جوابوں کی طرف نہیں۔ آپ انگریزی کا ادنا سے اونا رسالہ اٹھا کر دیکھ لیں ، اس قسم کا بھوول اور غیر ذمے داری مشکل ہی سے نظر آئے گی۔ جس کو دیکھ اپنی جگہ تیس مار خان بنا ہواہے۔ یہ کوئی نہیں پوچھتا کہ انٹرویو کرنے کا حق کہاں سے اگیا۔ "حوابیں" میں سہیل احمد خان کا نیر مسعود پر جو مضمون ہے اس کی تعریف محمود ایاز نے سوغات میں اپنے ادارے میں کی ہے۔ مجھے اس مضمون میں کوئی خاص بات نظر نہیں آئی۔ اورپر کی موٹی موٹی سی باتیں ہیں۔ و بس! یہ حال ہمارے کنبہ مشق اور نامی گرامی لکھنے والوں کا ہے۔ "آج" میں مطہر علی جید کی جوتے آپ نے چھاپی تھی، وہ بھی اسای ذیل میں آتی ہے، ۔۔۔الغرض میرے حساب سے، یہ خط تو باقاعدہ و عظ ہوتا رہاہے ،نرخ بدلنا چاہیے۔

بس یہ آپ کا "آج" چند سر پھروں کی ضرورت ہے۔ اسے خط قبول عام ملنے دیا جو والمی ڈائجسٹ کا حصہ ہے آپ اسے دنیا ومافیہا سے بے نیاز ہوکر انھیں سوپھروں کے نکالے جائیے۔

میں نے تو تمنا کی تھی کہ کسی بھرپور عورت کی آرزو بنوں گا لیکن ستم ظریفی تو دیکھیں مظفر کا آبسیشن بنتا جا رہاہوں انھوں نے تو مجھے باقائدہ اپنے اعصاب پر سوار کر لیا ہے، اور کمال یہ کہ مجھ سے پوچھنے کی زحمت بھی کی ۔ میری مقعد میں گنہ کرنے کا کوئی نہ کوئی بہانہ تراش لیتے ہیں۔"محرابین" میں ان کا جو مضمون چھپاہے وہ آپ نے دیکھاہوگا۔ کہیے گا کہ کوئی تعمیری کام ہی کریں۔ ویسے آپ کی اُن سے کہاں مڈبھیڑ ہوئی؟ آپ لوہور گئے تھے ؟ یا وہ کراچی آئے تھے؟

اگر پریم چند کے اخراج سے متعلق مضمون قابل عمل نہیں تو جانے دیجیے۔ کوئی اور بے ضرر موضوع پر مضمون ہی سہی ۔ ویسے اس معاملے میں آصف اور کانسپریسی تھیوریز سے شفف رکھنے والوں کا لحاظ کرنا میری سمجھ سے باہر ہے یعنی یہ ان لوگوں کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دینے کے مترادف ہے۔ پھر سب کچھ لب و لہجے پر منحصر ہے۔ احمد مشتاق مجھے امریکی جاسوسی سمجھتے تھے۔ اب خود برسوں سے دم دبائے جو روکے مجورہوئے امریکا بیٹے ہیں۔ اور مارےشرم کے خط کا جواب تک نہیں دیتے ۔ بہرحال

میرا خود بہت دل چاہتا ہے کہ سال دوسال مین ادھر کا چکر لگا آیا کروں ۔ لیکن یہ دن بدن ناقابل عمل ہوتا جارہا ہے۔ میرے روف کا تقاضا ہے کہ کھانے میں بہت احتیاط کروں اور باقائدہ ورزش کروں۔ میری آدھی سے زیادہ خوراک کچی سبزیاں اور تازے پھل پر مشتمل ہوتی ہے۔ پاکستان میں کچی سبزیاں کھانا ٹائیفائڈ کو دعوت دیتا ہے۔ پھر پاکستان میں ہمارے گھر کے حالات بڑے المناک ہوتے جارہے ہیں ۔ میری بیوی اسی اتوار کو استنبول میں دو ہفتے گزار کر آئی ہیں۔ مارچ میں پیرس اور سوئزرلینڈ گئی ہوئی تھیں۔ اور پچھلے اکتوبر نومبر مین ہفتہ بھرکے لیے جاپان۔ میں چاہتا تو ان کے ساتھ جاسکتا تھا۔ لیکن پرہیزی کھانے کی مجبوری کے باعث بن گیا پچھلے سال دو ہفتے کے لیے ہر اگ وغیرہ گیا تھا۔ تو بڑی بدپرہیزی کرنی پڑی اور یہ میرے حق میں سسم قاتل سے کم نہیں ۔ دیکھیے بھر بھی کوشش کرونگا۔

آپ نے فون پر اپنا FAX نمبر لکھنے کا ذکر کیا تھا ۔ بھیجا نہیں؟

آپ نے جمیل جالی صاحب کی قومی انگریزی اردو ڈکشنری دیکھی؟ کیا خیال ہے؟

آپ کے خطوں میں اب انہوں اور غریبوں کا ذکر المناک حد تک کم ہوتا جا رہا ہے ۔ مجھے آپ کی مصروفیات کا اندازہ ہے تاہم اپنی تنہائی کا عذاب بھی کچھ کم نہیں۔

زینت ان دنوں کیا کر رہی ہیں ؟ اور ندت نے تو اب تک "آج" کے سارے شماروں کی تلاوت ختم کرلی ہوگی ! پیار کیجیے گا!

خط جلدی سے لکھیے گا۔

مارکیز کی منتخب تحریروں پر مشتمل کتاب کی کتنی جلدیں چھپوائی ہیں اور کیا قیمت رکھی ہے۔

۱۲ اگست ۱۹۹۳ء

اجمل کمال صاحب

پیج 32